حیرت بستوی

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ

اے نوعِ بشر ہونٹوں پہ سجا سبحان اللہ سبحان اللہ
مخلوق میں ہے تو سب سے بڑا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ بارِ امانت اُٹھ نہ سکا جو ارض و سما کہساروں سے
تو نے تو اسی کو سر پہ رکھا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ دیکھ بلندی آدم کی ان گنت فرشتوں نے سج کر
تعظیم کا سجدہ پیش کیا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ رُتبہ شناسی ہے رب کی مٹی سے پریشاں آگ ہوئی
ابلیس ذلیل و خوار ہوا سبحان اللہ سبحان اللہ

گر دیکھ سکے تو دیکھ اسے قطروں کے مناروں کے اوپر
توحید کی آرائش نے لکھا سبحان اللہ سبحان اللہ

دنیا کی بُنائی کی مِل میں سائنس یہ چادر بُن نہ سکی
اوڑھے ہے صبا خوشبو کی ردا سبحان اللہ سبحان اللہ

دیکھ کر امت موسیٰؑ کی پانی کا جہاں قطرہ نہ ملا
فرعون وہیں پر ڈوب گیا سبحان اللہ سبحان اللہ

سنسار میں ایسا کون ہے جو اَن بول کو دے انمول زباں
کہتی ہے بہار نطق و نوا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ رب کی نوازش کیا کہیے؟ جب دانت نہ تھے تب دودھ ملا
اب لقمہ تر دیتے ہیں مزا سبحان اللہ سبحان اللہ

رحمان ہے وہ رزّاق ہے وہ سلطان ہے ساری دنیا کا
محتاج ہیں اس کے شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ بات بصیرت بخش، خرد افروز ہے دل سے مان اسے
رتّی ہے تری آنکھوں کی ضیا سبحان اللہ سبحان اللہ

دلچسپ دلیل حیرتؔ کا انکار کسی کے بس میں نہیں
ہے شرک سے سب کی روح خفا سبحان اللہ سبحان اللہ